بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات!

آج پوری ملت اسلامیہ ایک عجیب بے کسی ولاچاری میں مبتلا اور اضمحلال و زبوں حالی کا شکار نظر آتی ہے۔ یہ صورت حال اس کیفیت سے کچھ زیادہ مختلف نہیں ہے جس سے یہ عظیم ملت اسلامیہ گزشتہ صدی کے اوائل میں پہلی جنگ عظیم کے بعد دوچار تھی جس کا نقشہ عظیم ملی شاعر مولانا الطاف حسین حالی نے ان الفاظ میں کھینچا تھا کہ ؎

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے   اسلام کا گر کر نہ ابھرنا دیکھے
مانے نہ کبھی کہ مدّ ہے ہر جزر کے بعد   دریا کا ہمارے جو اترنا دیکھے

عالمی ملت اسلامیہ کی اسی دردناک صورت حال کا نقشہ حکیم الامت اور مفکرِ ملت علامہ اقبال نے اپنے انداز میں یوں کھینچا تھا کہ ؎

پیشِ ما یک عالمِ فرسودہ است   ملت اندر خاکِ اُو آسودہ است

[ہمارے سامنے ایک گھسا پٹا فرسودہ عالم ہے جس کی خاک کے اندر ملت اسلامیہ (ذلت و رسوائی کے ساتھ) خوابِ غفلت میں مدہوش پڑی ہے۔]

غور طلب بات ہے کہ کیا آج بھی ملت اسلامیہ کی صورت حال کم و بیش یہی نہیں ہے ـــــ ایک ظاہری فرق ضرور ہے کہ پہلی جنگ عظیم کے بعد قریباً پورا عالم اسلام سیاسی و عسکری اعتبار سے اقوامِ مغرب کی براہِ راست غلامی کے شکنجے میں تھا جبکہ آج مسلمان اقوام بظاہر آزادی کے نام پر درحقیقت فریب ذہنی کا شکار ہیں‘ لیکن بالواسطہ طور پر معاشی و اقتصادی لحاظ سے ہی نہیں‘ بہت حد تک سیاسی اعتبار سے بھی اقوام مغرب کی‘ جن کا سرغنہ آج امریکہ ہے‘ بدترین غلامی اور محکومی کا مزا چکھ رہی ہیں جس کے عبرتناک مظاہر آج ہمارے سامنے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانے کے فرعون سے ہزاروں گنا نہیں لاکھوں گنا زیادہ طاقتور‘ جابر اور مستبد فرعونِ وقت امریکہ کے جبر اور قہر کے سامنے مسلمان اقوام کی حالت بکری کے اس ناتواں بچے سے مختلف نہیں ہے جو کسی خونخوار شیر کے رحم و کرم پر ہو۔ چنانچہ اس کی ایک غراہٹ کی تاب نہ لاتے ہوئے عالم اسلام کی واحد ایٹمی قوت پاکستان جس رسواکن انداز میں اس کے سامنے سجدہ ریز ہوئی اور پھر جس وقت فرعونِ وقت کے حکم کی تعمیل میں ہم نے برادر اسلامی ملک میں اپنے ان مسلمان بھائیوں کے گلے کاٹنے میں طاغوتی قوتوں کا ساتھ دیا جنہوں نے فرعونِ وقت کی بجائے اللہ کی غلامی اختیار کرنے اور اس قادرِ مطلق کی وفاداری کا دم بھرنے کا اعلان کیا تھا‘ اسے اسلامی دنیا کے سیاہ ترین باب کے طور پر تاریخ کے اوراق میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

یہی نہیں ہم امریکہ کی کاسہ لیسی اور دریوزہ گری میں اس حد تک گر چکے ہیں کہ پاکستان میں مقیم اور پناہ گزیں غیر پاکستانی مسلمان بھائیوں کو ہی نہیں‘ پاکستانی شہریوں کو بھی امریکہ کے ایک اشارے پر اس کی سفاک تحقیقاتی ایجنسی ایف بی آئی کے حوالے کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ بالواسطہ غلامی تو پہلے بھی تھی‘ اب یوں محسوس ہوتا ہے کہ ہم نے خود برضا و رغبت بحیثیت قوم خود کو امریکہ کی تحویل میں دے دیا

(باقی ٹائٹل کے اندرونی صفحہ ۳ پر)